سونے والو جاگتے رہیے چوروں کی رکھوالی ہے

صوت الرّضا

مرتب

محمد منشاء تابش قصوری

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

صوت الرضا

مرتب

محمد منشا تابش قصوری

ناشر

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

سلسلہ کتب 217

نام کتاب: .... صوت الرضا

تحریر: .... محمد منشا تابش قصوری

نظر ثانی: .... محمد منشا تابش قصوری

صفحات 40

ناشر: .... رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

ہدیہ: .... دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

مطبع: .... احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور فون 7357159

نوٹ

بیرون جات کے حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون: 7650440

لاہور نمبر ۳۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے؟

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

مرکزی رضا اکیڈمی لاہور نے اپنے قیام سے تادم تحریر جس استقامت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک اور مقدس مشن کو پروان چڑھایا۔ وہ ارباب علم و عمل سے قطعاً پوشیدہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت اور علمائے اہل سنت کی تصانیف کو جدید دور طباعت و اشاعت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے شائع کرنا اس کا طرۂ امتیاز رہا۔ اب تک 200 مختلف ناموں کی 5 لاکھ سے زائد کتابیں چھاپ کر تقسیم کی جا چکی ہیں اور بفضلہ وکرمہ تعالیٰ یہ کار خیر جاری ہے۔ اس اشاعتی میدان میں قدم قدم پر کامیابی و کامرانی فضل ربی اور نگاہ رسول عربی کارفرما ہے۔ نیز امام احمد رضا اور اولیائے کرام کی نظر کرم ہماری طرف مبذول ہے ورنہ ہماری بساط ہی کیا ہے کہ ایسا عظیم کام سرانجام دے سکیں۔

اہل ثروت و سخاوت کی مالی معاونت اور اہل علم و قلم کی قلمی و عملی تحقیقی و علمی سرپرستی نے مسلک حق کی خدمت جمیلہ کا موقع فراہم کیا۔ دنیائے اسلام کے کثیر علماء و مشائخ نے اپنے ایمان افروز مکتوبات گرانمایہ سے خوب حوصلہ افزائی فرمائی جن کی برکات نے ہمارے عزم کو اور پختہ کیا۔

اب رضا اکیڈمی اس پوزیشن میں ہے کہ اپنے قارئین کرام کو مختلف موضوعات پر ہر ماہ نوع بنوع مضامین کا خوبصورت گلدستہ پیش کرسکتی ہے لہٰذا مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ''صوت الرضا'' کے نام سے ماہوار مجلہ کا اجراء عمل میں لایا جائے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنی مبارک آراء اور تجاویز سے نوازیئے۔

اس رسالہ میں ''امام احمد رضا'' کی ذات ستودہ صفات کی سادات کرام سے والہانہ محبت و عقیدت اور ان کے ادب و احترام پر نہایت تحقیقی مضمون ملاحظہ فرمائیں گے۔ نیز نازش سادات،

Marfat.com

مفخرِ اسلاف، زینت اخلاف، محقق عصر صاحب علم وقلم پروفیسر حضرت صاحبزادہ سید محمد فاروق القادری ایم اے دامت برکاتہم زیب سجادہ آستانہ عالیہ گڑھی اختیار خان کا ایک نہایت ہی درود سے مرقع مختصر مگر جامع مقالہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے جس میں موجودہ درد اور سوز کے بے عمل اور بے راہ رو اہل طریقت کو اپنی مکروہ روش بدلنے کی پرسوز اپیل بڑے حکیمانہ انداز میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ دیگر مضامین بھی اپنی نوعیت میں منفرد ہیں تاہم اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرماتے رہیں۔ اپنے خطوط میں ہماری کمزوریوں کی نشاندہی کریں۔ نیز ان موضوعات پر قلم اٹھائیں جن کی فی زمانہ آپ زیادہ ضرورت محسوس کرتے ہیں تاکہ ''رضا اکیڈمی لاہور پاکستان'' کا یہ مجلّہ ''صوت الرضا'' امام احمد رضا کی سچی اور سُچی آواز بن کر آفاق میں گونجے۔

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تابش قصوری

(لاہور-پاکستان)

Marfat.com

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

غیر معمولی اشخاص بچپن ہی سے اپنی حرکات و سکنات اور نشو و نما میں ممتاز ہوتے ہیں۔ ان کے خدوخال میں عجیب سی کشش ہوتی ہے۔ ان کے ناصیہ اقبال سے فیروز بختی اور سعادت ابدی کا نور خود بخود چمک چمک کر نتیجہ کا پتہ دیتا ہے۔

بالائے سرش ز ہوش مندی
می تافت ستارۂ بلندی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت، مجدد وقت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی بھی اسی قسم کے مقبولان بارگاہ صمدیت سے تھے۔ مخبرانِ صادقین فرماتے ہیں بچپن میں ہی ان کا انداز نرالا تھا اور ان کے اطوار میں عظمت و رفعت کے آثار نمایاں تھے۔ ان کی خوردسالی میں طہارت و پاکیزی کے اجالے دیکھ کر کسی اہل محبت نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کبھی کبھی
آنکھوں میں اشک آ گئے فرطِ سرور سے

عموماً ہر زمانہ میں بچوں کا وہی حال ہوتا ہے جو آج کل کے بچوں کا ہے۔ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا مطلق ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے اور قوت حافظہ کا یہ حال کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا۔ چھ سال کے تھے کہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر بہت بڑے مجمع میں جامع اور پرمغز تقریر فرمائی۔

چھ سال ہی کی عمر میں آپ نے معلوم کر لیا تھا کہ ''بغداد شریف کس سمت پر ہے پھر اس وقت سے دم آخر تک بغداد شریف کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نماز پنجگانہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا معمول میں داخل تھا۔ اگر کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوا تو فوراً سر جھکا لیے، نامحرم کو دیکھنا گوارا نہ فرماتے۔ لڑکپن ہی سے تقویٰ کو اس قدر اپنا لیا تھا کہ چلتے وقت قدموں کی آواز تک پیدا نہ ہونے

Marfat.com

دی۔ سات سال کے تھے کہ ماہ صیام کے روزے اہتمام اور پورے احترام سے رکھنے شروع کیے۔

آٹھ سال کی عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب "ہدایۃ النحو" کی شرح عربی میں قلمبند کی۔ دسویں برس میں "مسلم الثبوت" کی نہایت عمدہ شرح لکھنے کی شہادت ملتی ہے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل صرف تیرہ سال دس ماہ کی عمر مبارک میں فرما کر چودہ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ/ ۱۹ نومبر ۱۸۶۹ء بروز جمعرات فارغ التحصیل ہوئے تو اپنے والد ماجد امام المتکلمین حضرت مولانا محمد نقی علی خان علیہ الرحمۃ (۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) کے حکم پر مسند تدریس وافتاء کو زینت بخشی اللہ کے فضل وکرم سے علم وعمل سے دلی لگاؤ رہا اور خداداد ذہانت کی وجہ سے علوم مروجہ کا سراپا بن گئے۔ آپ نے اس مبارک سال کے دو تاریخی مادے "تعویذ اور غفور" نکالے جن سے سن ۱۲۸۶ھ برآمد ہوتا ہے۔

حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ایک بار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا "میں حافظ نہیں" "لوگ مجھے حافظ لکھتے ہیں اس لیے میں نہیں چاہتا کہ وہ غلط ثابت ہوں چنانچہ اسی دن آپ نے حفظ القرآن کا سلسلہ شروع کر دیا اور ایک ایک پارہ یومیہ یاد کر کے تیس دن میں مکمل قرآن کریم حفظ کر لیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور حافظہ کی کرامت تھی۔ **ذلک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم۔**

فاضل بریلوی، اساطین علم وفن اور اکابر فضل وکمال کا مرکز بنے۔ برصغیر پاک وہند کے علمائے حقانی اور عرب وعجم کے علماء ومشائخ ربانی کے نزدیک آپ کی محبت اہل حق وسنت ہونے کی دلیل ٹھہری اور انحراف بدعتی ہونے کی سب سے بڑی پہچان۔

اللہ تعالیٰ نے فاضل بریلوی کو فنا فی السنۃ ہونے کا وہ مرتبہ عطا فرمایا تھا کہ کمال استغراق کی وجہ سے آپ کی ذات گرامی یکسر سنت واتباع سنت کا پیکر ومجسمہ بن گئی جوان کے قدم بہ قدم چلا اس نے سنت کو پایا اور جس نے روگردانی کی اس نے سنت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور منہج اصحاب رسول سے انحراف کیا۔ یہ کیا تھا کہ بڑے بڑے علمائے اسلام کو اعتراف کرنا پڑا۔

Marfat.com

اذا رأئت الرجل یحب احمد رضا فاعلم انه صاحب السنة○

اگر کسی کو دیکھو کہ وہ امام احمد رضا سے محبت رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ صاحب سنت یعنی اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہے۔

یعرف به المسلم من الزندیق اسی کسوٹی پر مسلم کو زندیق سے پرکھا جائے گا۔

اور یہ بالکل حق ہے، آج بھی دیکھ لیجئے ارباب شر کو فاضل بریلوی کا مسلک و مشرب پسند نہیں آئے گا نیز ان کی محبت سے ان کے دل کورے ہوں گے بلکہ کہیں گے ان کا طریقہ تو تاویل و رائے پر مبنی، ظاہر پرستی، بے دانشی، بے علمی اور عقلمندی سے خالی تھا۔ ان کا مشن بدعت و شرک کا پرچار، حلوے، مانڈے سے پیار، سوئم، دہم، چہلم وغیرہ کا تحفظ، قبر پرستی شیوہ، میلاد و فاتحہ اور عرس وغیرہ کا اہتمام، مخالف کو فلسفیانہ ابحاث میں الجھانے اور مرعوب کرنے کے سوا اور کچھ سامان نہیں رکھتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

دیکھئے فیروز دین روحی قادیانی دیوبندی "آئینہ صداقت مطبوعہ کراچی" میں کیسے چلا چلا کر ہلکان ہوتا رہا۔ ان اعلیٰ حضرت اور علمائے اہل سنت کے معتقدات، ان کی تحریریں، ان کے مدارس، ان کی خانقاہیں سب کے سب سچ پوچھئے تو بدعات کا مجموعہ ہے۔

اعوذ بالله من هذه الخرافات ۔

آپ اپنی زبان کو روکیں
اس قدر بھی میں بے زبان نہیں

جب دین کی قدریں کم ہوتی چلی گئیں، دنیائے اسلام نے زرین اصولوں سے انحراف شروع کیا تو حضور سیدنا محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "محی الدین بن کر جلوہ گر ہوئے اور احیائے دین کا ایسا کام کیا کہ ایک مخصوص ٹولے کے سوا سبھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اکبر نے دین الٰہی ایجاد کیا اور کفر و اسلام کو ایک کرنا چاہا جس کی کاپی Duplicate ہندو مسلم بھائی بھائی تحریک چلی، بغاوت پھیلنے لگی، صحیح اسلام کی صورت مسخ ہونے

Marfat.com

کو تھی کہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور وہ کام کیا کہ آج تک ان کی مجاہدانہ خدمات کو زمانہ سلام کر رہا ہے جبکہ ایک طبقہ ان کے مزار اقدس کو گرانا واجب سمجھتا ہے اور ان کی یاد منانے کو حرام ٹھہراتا ہے۔ مودودی صاحب تو ان کے مجدد ہونے سے بھی انکاری تھا۔ اس کا دعوی تھا کہ آج تک مجدد کامل تو کوئی آیا ہی نہیں، قریب تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اس مرتبہ پر فائز ہوتے مگر وہ بھی کامیاب نہ ہوئے۔ (تجدید واحیائے دین ص ۱۲۲/۲۹)

ہر مجدد اپنے وقت میں اسی کام کو مقدم سمجھتا ہے جو نہایت ضروری ہو، مسائل اصول تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمادیئے تھے۔ ان کے بنائے ہوئے اصولوں اور مقدس احادیث سے استنباط واجتہاد کر کے ائمہ اربعہ نے فقہ تیار کی جس کی سخت ضرورت تھی اور یہی قواعد و ضوابط مجدد دین اسلام کے تجدیدی کارناموں میں جاری وساری رہے۔

جب انبیاء واولیاء کرام کی ذات مقدسات پر بے باکانہ حملے شروع ہوئے بے ادبوں اور گستاخیوں سے بھری کتابیں شائع ہونے لگیں۔ انبیاء ورسل کو مجبور محض بے علم، عام سا، معمولی انسان سمجھا جانے لگا۔ اولیاء کرام کیخلاف ایک محاذ قائم ہوگیا بتوں پر وارد آیات، اولیاء اللہ پر چسپاں کی جانے لگیں حتیٰ کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مردہ اور آپ کے روضہ مطہرہ کو "صنم اکبر" گنبد خضرا کی زیارت، مدینہ طیبہ کی حاضری کو حرام قرار دیا جانے لگا۔ "اکبر کے دین الٰہی کے نفاذ کے لیے ہندو مسلم بھائی بھائی کی تحریکیں پورے ساز وسامان سے لیس دین اسلام کے مقابل "ھل من مزید" کے نعرے لگاتی ہوئیں برصغیر پاک وہند میں اٹھنے لگیں تو "مولانا الشاہ احمد رضا" امت محمدیہ کے مونس وغمخوار، نگہبان و پاسبان بن کر تشریف لائے اور وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ باطل سرنگوں ہوگیا اور اپنے تحریر کردہ الفاظ سے منکر "المہند" اس کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارناموں کا یہ اثر ہے کہ آج کوئی کٹر دیوبندی بھی اپنے اکابر کی گستاخ عبارات کا برسر عام اظہار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ گو آپ کیخلاف بڑی

Marfat.com

بڑی سازشیں کی گئیں اور آج بھی کارشیطان جاری ہے مگر الحق یعلو و لا یعلی ، آپ کو گالیاں دی گئیں اور یہ سلسلہ بدستور قائم ہے۔ ہر دیوبندی آپ کو گالی دینا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے مگر مجدد اعظم کا یہ اعلان فضائے آسمانی میں خوب گونج رہا ہے۔''

مجھے ہزاروں گالیاں دو، میرے باپ دادا کو دن رات گالیاں دو، جو جی میں آئے کہتے رہو، مجھے بخوشی قبول ہے میں تمہیں ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا مگر خدارا ''میرے محبوب حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء اور انبیاء واولیاء کی شان میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرنا چھوڑ دو۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی

کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

یہی وہ تجدیدی کارنامہ ہے جسے اسلاف کے طریقہ پر مجدد بریلوی نے باحسن وجوہ سرانجام دیا۔ آپ نے کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے علاوہ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ، ایسی ضخیم وعظیم کتاب تصنیف فرمائیں جو قدیم بارہ مجلّات جبکہ جدید تیس جلدوں پر مشتمل دنیائے فتاویٰ میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے جو نہ صرف اپنے حجم کے اعتبار سے عدیم المثال ہے بلکہ علوم ومعارف کا بحر ناپیدا کنار بھی ہے۔ ایک فتاویٰ ہی کی بات کیا آپ نے ستر سے زائد علوم پر ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف فرما کر جہان تصانیف میں ایک ریکارڈ قائم فرمایا ہے۔ براعظم ایشیا ہی نہیں پوری اسلامک کنٹری میں آج تک اس ریکارڈ کو کوئی فقیہ کراس نہیں کر پایا۔ کتابوں کے ساتھ ساتھ آپ نے انسان تصنیف کیے۔

فاضل بریلوی کے تلامذہ، خلفاء نے بھی آپ کے مقدس مشن کو خوب پروان چڑھایا۔ حضرت صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی بہاری رحمہ الباری نے ''بہار شریعت'' تصنیف کی جو سترہ جلدوں پر محیط ہے۔ اردو زبان میں فقہ حنفی پر ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جو ہزار ہا شرعی مسائل کا جامع حل پیش کرتی ہو۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے بہار شریعت کی موجودگی میں کسی اور کتاب کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ آج فتاویٰ نویسی میں فقہائے بریلوی ہی نہیں علمائے دیوبند بھی

Marfat.com

اس سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ پاک و ہند میں شاید ہی کوئی تصنیف ہو جسے اتنی محبوبیت و مقبولیت اور اشاعت کا شرف حاصل ہوا ہو۔

یوں ہی ملک العلماء علامہ ظفر الدین احمد بہاری قادری رضوی علیہ الرحمۃ نے ''الجامع الرضوی المعروف ''الصحیح البہاری (عربی) تصنیف فرما کر فقہ حنفی کو احادیث سے مزین فرمایا جسے برصغیر پاک و ہند کے علاوہ علمائے حجاز مقدس نے بھی بے حد سراہا اور مرتب و مصنف کو خراج تحسین پیش کیا۔ رئیس الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی تقریظ لکھ کر ہدیہ تبریک پیش کیا۔

حضرت صدر الافاضل فخر الافاضل مولانا الحاج الحافظ القاری سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اشرفی قادری رضوی علیہ الرحمۃ رسوائے زمانہ کتب تقویۃ الایمان، حفظ الایمان کا نہایت جامع، مدلل اور مبسوط رد بنام رطب البیان اور الکلمۃ العلیہ تصنیف فرما کر ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ نیز آپ نے کنز الایمان پر ''خزائن العرفان'' کے نام سے بلند پایہ تفسیر القرآن لکھ کر مسلمانان عالم پر احسان عظیم فرمایا۔ اس بے مثال اردو تفسیر کو اپنوں نے حرز جان بنایا تو بیگانوں نے استفادہ و استفاضہ کے لیے اپنی لائبریریوں کی زینت بنایا۔

استاذ العلماء والفقہا والمحدثین حضرت مولانا سید ابو محمد محمد دیدار علی شاہ صاحب الوری اشرفی علیہ الرحمۃ تفسیر میزان الادیان لکھ کر غیر مسلموں کے دلوں پر حقانیت اسلام کا سکہ بٹھایا اور آپ کے فرزند ارجمند غازی کشمیر علامہ ابو الحسنات قادری علیہ الرحمۃ جب تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں قیادت کرتے ہوئے قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے تو جیل کی سلاخوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے ''تفسیر الحسنات'' کے نام سے قرآن کریم کی سات جلدوں پر مشتمل لاجواب تفسیر قلمبند فرمائی۔ اسی طرح حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی اشرفی قادری علیہ الرحمۃ نے جہاں مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح سے خدمت احادیث مقدسہ سرانجام دی وہاں تفسیر نعیمی کے نام سے ایک ایک پارے کی مبسوط تفسیر کر کے اہل سنت و جماعت کی عظمت و رفعت کو چار چاند لگائے۔ یہ تفسیر گیارہ ہزار سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

Marfat.com

یوں ہی محدث اعظم ہند کچھوچھوی اشرفی قادری جیلانی "معارف القرآن" کے نام سے قرآن کریم کا ایمان افروز روح پرور ترجمہ کیا جسے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے دیکھتے ہی خراج محبت پیش کرتے ہوئے فرمایا "صاحبزادے آپ تو اردو میں قرآن لکھ رہے ہیں"۔

مذکورہ الصدر اکابر اہل سنت کی قلمی خدمات کو اشارۃً اس لیے حوالہ قلم کیا ہے کہ یہ تمام محسنین امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے فیوض وبرکات سے براہ راست یا بالواسطہ مستفیض ہوتے رہے ہیں۔ان کی جامع تعمیری، علمی، حقیقی، فقہی، تفسیری خدمات من وجہ امام احمد رضا ہی کی دینی، ملی خدمات پر روشنی پڑتی ہے۔ یوں ہی بکثرت علمائے اہل سنت کے قلمی کارنامے اظہر من الشمس ہیں جن میں مجدد اسلام بریلوی کی تعمیری روح کارفرما ہے۔

مگر بڑی عیاری سے دیوبندی ٹولہ مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے یہ مہم چلائے ہوئے ہے کہ "بریلویوں کو تو لکھنا نہیں آتا، اس لئے ان کی قابل ذکر کتابیں نہیں، انہیں تو اپنے حلوے مانڈے سے پیار ہے"۔ دو شعر پڑھے اور دین کی خدمت ہو گئی وہ تحریر و تقریر کو کیا جانیں وغیرہ وغیرہ۔

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ
کس کس سے چھاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں، مرقوم ہیں تقریریں

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری کتابیں نہیں بلکہ ایک بھی نہیں۔ایسی جس میں علمائے دیوبند کی طرح مرقوم ہو "اگر حق تعالیٰ کلام کاذب پر قادر نہ ہوگا تو قدرت انسانی، قدرت ربانی سے زائد ہوگی" "اگر خاتم الانبیاء کے بعد بھی کوئی نبی آجائے تو خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا وغیرہ وغیرہ۔تفصیل کے لیے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب "دعوت فکر"

سچ فرمایا جناب نے "ہمیں حلوہ مرغوب ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حلوہ یعنی میٹھی چیز محبوب تھی۔(بخاری شریف) "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب

Marfat.com

الحلوا "قاسم نعم الٰہیہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو نوازتے ہیں مگر منکر جلتا ہے غالباً حکمائے دیوبند نے اپنی ریسرچ Research کے مطابق اسے مضر صحت پایا تو اس کا استعمال ممنوع ٹھہرایا۔ ممکن ہے انہوں نے کبھی منہ بھی نہ لگایا ہو تاہم اس کے برعکس کوّے کو نہ صرف حلال فرمایا بلکہ یہاں تک معلوم کرلیا کہ کوّے میں غذائیت کے جراثیم Vitamins کا بھرپور ذخیرہ موجود ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب کا عنصر بھی پایا جاتا ہے چنانچہ گنگوہ کے ماہر Specialist حیوانات اعلان کرتے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

سوال: زاغ معروفہ کو جس جگہ اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

جواب: ثواب ہوگا فقط رشید احمد

مبارک ہو ایسی نعمت، مزے اڑاؤ، اور مل کر گاؤ
آم کے آم گٹھلیوں کے دام، ہم خرما ہم ثواب

ہم اس بات کی بھی تائید کرتے ہیں کہ ہماری تحریر وتقریر کا معاملہ بھی تم سے برعکس ہے اور اشعار ہمارا اشعار، کیونکہ ہم انگریز کی قصیدہ خوانی سے رہے۔ گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانا اور اس کی جے پکارنا، نیز اندرا گاندھی سے دیوبند کا جشن صد سالہ سجانا تمہیں مبارک رہے۔ جایئے اور منبر رسول پر اسے بٹھایئے پھر باجماعت تالیاں بجا بجا کر گایئے۔

عمرے کہ بآیات و حدیث گذشت
رفتی و نثار بت پرستے کردی

کیا ہی اچھا ہو کہ "امرتسر" اپنے عظیم ریفارمر کی یاد میں مدرسہ دیوبند کی طرز پر ایک اور ماڈرن یونیورسٹی قائم کرکے اپنے مدارس کی فہرست میں اضافہ کرلیں تاکہ تمہارا محسن تمہاری فراموشی کا گلہ نہ کرسکے۔ اگر میری بات سمجھ میں نہ آئے تو مولوی غلام غوث ہزاروی کی روح کو آواز دیجئے جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر برسرعام اعلان کرتا رہا۔

Marfat.com

نظریہ پاکستان کی تحریک غلط تھی، مشرقی پاکستان کی علیحدگی نے ہماری سچائی کا ثبوت فراہم کردیا۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۲ اگست ۱۹۷۳ء)

جبکہ مفتی محمود ہزاروی فخریہ کہتے رہے شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں تھے اوران کے فرزند دلبند بھی اسی نظریہ پر عمل پیرا ہیں لہٰذا ہم مسلمانان پاکستان کو خبردار کرتے ہیں کہ ہوشیار رہیے کہیں یہ تجربہ کار سپوت مزید ثبوت مہیا کرنے کے لیے رہے سہے پاکستان کو ختم کرنے کی کارروائی میں تو مصروف نہیں؟

ہاں جب ہمارے اشعار سے مساجد میں اتحاد و اتفاق کا دل افروز منظر، اخلاق عظیمہ کی دعوت، خصائص کریمہ کی تبلیغ، اسوۂ حسنہ کی ترغیب، عذاب الٰہی سے ترہیب، افعال ذمیمہ سے نفریں اوران کی تردید ذوالخویصرہ اور شیخ نجدی کے اذیاب کو ایک آنکھ نہ بھائی تو اچانک چیخیں سنائی دینے لگیں، رفتہ رفتہ یہ چیخیں بلند ہوتی گئیں اور آہستہ آہستہ ان میں اضافہ ہوتا گیا، حواس باختہ چلانے لگے ہائے جل گئے، ہائے جل گئے، پھر پاگلوں کی طرح یہ الفاظ نکالنے لگے۔

نعت خوانی چھوڑ دو، میلاد منانا شرک ہے، سلام پڑھنے سے آگ تیز ہوتی ہے، قیام تعظیمی سے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں، بچایئے بچایئے ہائے جل گئے، ہائے جل گئے مگر۔

دور بہت ہی دور سے ایک دلنواز صدا آرہی تھی۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

پھر پورے جوش سے فضاء بسیط میں رضا کی آواز گونجنے لگے۔

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

اس مسرت انگیز، راحت افروز، اعدا سوز صدا سے کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھا، دیکھا تو تمام قدسی اور کائنات ارضی کی تمام پاک اور سعید ہستیاں اسی صدا میں شریک اور ہمنوا، جھوم جھوم کر

Marfat.com

یہی ترانہ گا رہی تھیں۔

دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

بلکہ خود خالق الارض والسماء، فالق الحب والنوا فرما رہا تھا۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی O یایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما O (پ۲۲)

رات تاریک تھی اور وہ طریق مستقیم سے بھٹک چکے تھے روشنی کہاں سے آتی وہ تو سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ونسبت کو ہی شرک تصور کرتے تھے۔ مگر دور، دیوبند سے دور، دیوبندی نظریات ومعتقدات سے کوسوں دور مسلمانان عالم خصوصاً برصغیر کے قابل رحم مسلمانوں کا مونس و ہمدم، غمگسار وغمخوار خواب غفلت میں سونے والوں کو جگانے کے لیے دردبھری آوازیں دے رہا تھا جاگو! جاگو! میرے محبوب کے پیارے امتیو جاگو! خواب غفلت میں کب تک پڑے رہو گے، بیدار ہو جایئے۔ تمہارے ایمان کے ڈاکو گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ اس اندھیر نگری میں شب خون مارا چاہتے ہیں۔ جاگو جاگو کیونکہ ؎

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے

تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

اس پرخلوص، پرسوز، پراثر آواز کے بلند ہوتے ہی بیداری کی ایک ایسی لہر اٹھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے بڑے بڑے جو خواب غفلت میں پڑے تھے ایسے بیدار ہوئے کہ پھر انہوں نے دوسروں کو بیدار کرنا زندگی کا معمول بنا لیا۔ رضا کی صدا وندا پر بیدار ہونے والوں میں دیکھئے تو سہی یہ ہیں مولوی قاسم نانوتوی کے مرید خاص حضرت صدر الافاضل فخر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اشرفی قادری کے والد ماجد مولانا معین الدین نزہت قادری رضوی علیہ الرحمۃ جو امام اہل

Marfat.com

سنت کی آواز پر بیدار ہوتے ہیں اور بڑی شان سے بیدار ہوتے ہیں۔

ان کی بیداری کا روح پرور بیان تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی علیہ الرحمۃ سے سماعت فرمایئے۔

حضرت مولانا معین الدین نزہت پہلے بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی کے مرید ہوئے تو اس نے آپ کو میلاد شریف، صلوٰۃ وسلام کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دے رکھی تھی اس وقت وہابی اپنی وہابیت کو چھپاتے تھے۔ جب مولانا نزہت سے کہا گیا کہ تمہارا پیر وہابی ہے تو انہوں نے کہا میں کیسے تسلیم کروں؟ جبکہ مجھے فاتحہ، میلاد، قیام، صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے اور بابرکت عمل بھی بتایا ہے۔

چنانچہ فتاویٰ ''حسام الحرمین'' دکھایا گیا تو انہوں نے فرمایا جب تک ''تحذیر الناس'' سے اس عبارت کی مطابقت نہ ہوگی کیسے تسلیم کروں؟ جب تحذیر الناس ملاحظہ فرمائی اور بعینہ اس عبارت کو ''حسام الحرمین'' میں پایا جس پر اعلیٰ حضرت نے خوب گرفت کر رکھی تھی تو مولانا معین الدین نزہت فوراً بیعت توڑ کر اعلیٰ حضرت کے دست حق پرست پر بیعت ہوتے ہوئے گویا ہوئے۔

پھرا ہوں میں اس گلی سے نزہت جس میں گمراہ شیخ و قاضی
رضائے احمد اسی میں سمجھوں گا مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

ابھی یہ آواز آ ہی رہی تھی۔

سونے والو جاگتے رہیے چوروں کی رکھوالی ہے

جب اس روح پرور، ایمان افروز، کفر سوز آواز سے برصغیر کے مشہور سیاسی لیڈر مولانا عبدالباری لکھنوی فرنگی محلی علیہ الرحمۃ کے کان آشنا ہوتے ہیں تو ان کے بیدار ہوتے ہی ہندوستانی سیاست اور ندوی منافقت پر صف ماتم بچھ جاتی ہے۔ نیز جب مغربی علوم وفنون کا ماہر ریاضی دان آل ورلڈ سکالر (All World A Scholar) ماڈرن تہذیب کا کشتہ، مسلم علی گڑھ یونیورسٹی کا وائس چانسلر ''سر ضیاء الدین'' اس پرکیف آواز کو سنتا ہے تو لبیک یا سیدی امام احمد رضا

Marfat.com

پکارتا ہوا آپ کے قدم میمنت لزوم چومتا دکھائی دیتا ہے۔

اور جب یہی جانگداز، ولولہ انگیز، زمزمہ خیز آواز مسجد وزیر خان لاہور کے بلند و بالا مینار سے حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمۃ کی حسین وجمیل اور دلکش نورانی صورت بن کر سنائی دیتی ہے تو فسٹ ایئر کا ایک سٹوڈنٹ ایسے جاگتا ہے کہ آن کی آن میں محدث اعظم پاکستان کی عظیم المرتبت شخصیت میں جلوہ گر ہو جاتا ہے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

اور آج بھی فیصل آباد میں سنی رضوی جامع مسجد کے فلک بوس مینار جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے در و دیوار اور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے پرانوار مزار گوہر بار سے فاضل بریلوی کی وہی صدا برابر سنائی دے رہی ہے۔

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

محمد منشا تابش قصوری مرید کے
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
۶ صفر المظفر ۲۰۰۴ء یک شنبہ

Marfat.com

امام احمد رضا اور احترام سادات

(امام احمد رضا موومنٹ، بنگلور کرناٹک نے سال 2003ء میں عرس رضوی کے موقع پر کل ہند بین المدارس تحریری سابقہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت پر رکھا گیا۔ جس میں اوّل انعام پانے والے محمد احمد رضا کا بہترین مضمون "امام احمد رضا اور احترام سادات" ملاحظہ فرمائیں۔)

محبوب کائنات حضور پُرنور رحمۃ للعٰلمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہر اس شخصیت سے محبت کی جائے جن سے محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت فرمائی۔ نیز اہل بیت اطہار اور سادات کرام کی عزت وتعظیم کرنا بھی محبت رسول کی علامت ہے کیونکہ انہیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت و اضافت حاصل ہے۔ آل رسول ﷺ ہونے کے ناتے سادات کرام تعظیم وتوقیر کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

ہر دور میں اہل محبت نے سادات کرام سے اپنی محبت وعقیدت کا ثبوت دیا ہے۔ بے شک تمام عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سادات کرام سے محبت واُلفت بے مثال اور قابل صد ستائش ہے۔ لیکن ان میں امام اہل محبت ومحب سادات امام احمد محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی سادات کرام سے محبت وعقیدت ضرب المثل بن چکی ہے۔ آپ سے اختلاف کرنے والوں کو اعتراف ہے کہ "حقیقی معنی میں آپ شیفتہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف کچھوچھوی فرماتے ہیں۔

"امام احمد رضا یہی نہیں کہ اپنے عہد کے علوم وفنون کے کوہ ہمالہ تھے بلکہ عشق ومحبت کا بحر ناپیدا کنار بھی تھے جنہیں اپنے محبوب کی ذات تو ذات اس کے آثار ومنسوبات سے بھی والہانہ وارفتگی تھی۔"

خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین بہاری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''علمائے کرام نے اپنی مستند تصانیف میں فرمایا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم سے ہے کہ ہر وہ چیز جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و اضافت ہے، اس کی تعظیم وتوقیر کرنی چاہیے اور ان میں سادات کرام جزء رسول ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مستحق توقیر وتعظیم ہیں اور اس پر پورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کو پایا۔ اس لیے کہ کسی سید صاحب کو وہ اس کی ذاتی حیثیت ولیاقت سے نہیں دیکھتے بلکہ اس حیثیت سے ملاحظہ فرماتے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جزء ہیں، پھر اس اعتقاد و نظریہ کے بعد ان کی تعظیم وتوقیر کی جائے، سب درست و بجا ہے۔ اعلیٰ حضرت اپنے قصیدۂ نور میں عرض کرتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

پیش نظر مقالہ میں محب سادات امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی سادات کرام سے عقیدت ومحبت کی چند جھلکیاں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

احترام سادات کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت محب سادات امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے فتاوی رضویہ میں اکثر جگہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل فرما کر اُمت مسلمہ کو یہ درس دیا ہے کہ

- اے سُنی مسلمانو! سادات کا حق پہچانو!
- اے سُنی مسلمانو! سادات کرام کے ساتھ نیک برتاؤ کرو!
- اے سُنی مسلمانو! حسب سادات کو پہچانو!
- اے سُنی مسلمانو! سادات کی توہین وتذلیل سے بچو!
- اے سُنی مسلمانو! جان لو کہ سادات کرام اُمت کے لیے امان ہے!
- اے سُنی مسلمانو! سادات کی اصلاح کا طریقہ سیکھو!
- اے سُنی مسلمانو! فضلیت سادات کو جانو!

Marfat.com

○ احترام سادات بجالاؤ! اے سنی مسلمانو!

اس کی تفصیل والد محترم کی کتاب "امام احمد رضا اور احترام سادات کردار کے آئینے میں ملاحظہ فرمائیں:۔

ارباب فکر ونظر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فنافی الرسول اور عشق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سرحد کو عبور فرما چکے تھے جہاں محبت واحساسات وتصورات کو الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ممکن نہیں ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ امام احمد رضا خاں، عشق رسول ﷺ کے وہ ذرمکنون ہیں، جس کی ضیاء پاشیوں سے دُنیا کے بیشتر گوشوں میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ووارفتگی کا لوگوں نے سلیقہ پایا۔

یوں تو آپ کے نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" کے ہر ہر شعر میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق وعقیدت کا سمندر موجزن اور جذبات واحساسات کا ایک جہان آباد ہے مگر کردار وعمل کی روشنی میں دیکھا جائے تو سمجھ میں آتا ہے کہ امام موصوف کا مقام اس سے بھی بلند ہے۔

جس طرح عاشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی حیثیت سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا ایک مثالی کردار ہے اسی طرح خادم آل واولادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نسبت سے بھی اعلیٰ حضرت کا کردار مثالی ہے اور ایسا مثالی کہ جسے اپنے تو اپنے، غیر بھی تسلیم کرتے ہیں۔

دو جہاںؔ میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے کسی مراد کے لیے حضور (اعلیٰ حضرت) کے فرمانے پر حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ شریف (نذر) مانا تھا۔ جب ان کی مراد حاصل ہوئی تو وہ توشہ تیار کرا کے آستانہ عالیہ ہی پر حضور (اعلیٰ حضرت) سے فاتحہ دلانے کے لیے لے آئے۔ الغرض بعد فاتحہ دستر خوان بچھایا گیا اور ہر ایک کے سامنے تشتریوں میں حلوہ رکھا

Marfat.com

گیا اور سب نے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانا شروع کیا۔ جب سب لوگ کھا چکے تو فرمایا: ابھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں بلکہ صف بستہ رو بہ عراق ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھایئے۔ حاضرین، صفیں درست کرنے لگے۔ فرمایا: جس قدر سادات کرام ہیں وہ صف اول میں سب سے آگے رہیں گے یہاں تک کہ خود بھی پیچھے کھڑے ہوئے۔

سبحان اللہ! کیا ادب ہے اور کیا احترامِ سادات ہے۔ امام عشق و محبت کا یہی ایک عمل ہماری اصلاح کے لیے کافی ہے۔

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ بعد نماز جمعہ حضور (سیدنا اعلیٰ حضرت) پھاٹک میں تشریف فرما ہیں اور حاضرین کا مجمع ہے کہ شیخ امام علی صاحب قادری رضوی مالک ہوٹل آئس کریم بمبئی کے برادرِ خورد مولوی نور محمد صاحب کی آواز جو بسلسلہ تعلیم مقیم آستانہ تھے۔ باہر سے قناعت علی، قناعت علی پکارنے کی گوش گزار ہوئی۔ انہیں فوراً طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا: سید صاحب کو اس طرح پکارتے ہو! کبھی آپ نے مجھے بھی نام لیتے ہوئے سنا؟ مولوی نور محمد صاحب نے ندامت سے نظر نیچی کر لی فرمایا: تشریف لے جایئے اور آئندہ اس کا لحاظ رکھیے۔ ۱۴

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لیے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سید زادے ہیں لہٰذا گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحبزادے صاحب سے خبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں۔ کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو حاضر کی جائے۔ جس تنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطور نذرانہ پیش ہوتا رہے۔ چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔ ۱۵

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ایک سید صاحب کو محلے میں آباد کرایا تھا۔ ایک دن ان کا تین چار سال کا بچہ کھیلتے کھیلتے بچوں کے ساتھ دروازے کے سامنے آیا اور تین بار آیا۔ اعلیٰ حضرت تینوں بار تعظیماً کھڑے ہوگئے تو ان کے ماموں زاد بھائی شاہد یار خان صاحب وجیہہ اور ایسی

Marfat.com

پیاری رعب داب صورت والے تھے کہ بچے تو کیا بڑے بھی ان کو دیکھ کر ڈر جاتے تھے۔ وہ اٹھ کر دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تو سارے بچے ان کو دیکھ کر بھاگ گئے تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے رو کر فرمایا کہ اے بھئی! کیا آپ نے سیدزادے صاحب کو دروازے سے ہٹا دیا، ہائے میں قیامت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کیسے چوم سکوں گا۔ ۱۶؎

سبحان اللہ! کیا ادب ہے اور کیا احترام سادات! ان واقعات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے سادات کرام کے احترام میں کبھی کسی طرح کے قد وقامت، سن وسال، امیر وغریب، عالم وان پڑھ، نیک، بچے و بوڑھے کا امتیاز رکھ کر حسن سلوک نہ فرمایا بلکہ ہمیشہ رشتہ خون کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر سیدزادے کے ساتھ نیازمندی سے پیش آئے۔ حتیٰ کہ اولادِ سادات سے بھی آپ کی محبت وعقیدت اور احترام قابل رشک ہے۔ جس کے ثبوت میں اسی قسم کے مزید واقعات آپ کتاب ''حیاتِ اعلیٰ حضرت'' (مظہر المناقب) اور والد محترم (محمد نعیم برکاتی) کی کتاب ''امام احمد رضا اور احترام سادات'' میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

امام احمد رضا اور سادات مارہرہ مطہرہ:۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کو اپنے مشائخ سادات مارہرہ مطہرہ سے بھی انتہائی عقیدت ومحبت تھی۔ صاحبزادہ سید محمد امین میاں برکاتی قبلہ مدظلہ العالیہ فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت اپنے مرشدانِ عظام کا اس درجہ ادب ملحوظ رکھتے تھے کہ مارہرہ کے اسٹیشن سے خانقاہ برکاتیہ تک برہنہ پا پیدل تشریف لاتے تھے اور مارہرہ سے جب حجام خط یا پیام لے کر بریلی جاتا تو ''حجام شریف'' فرماتے اور اس کے لیے کھانے کا خوان اپنے سر اقدس پر رکھ کر لایا کرتے تھے۔ ۱۷؎

امام احمد رضا اور سادات کچھوچھہ مقدسہ:۔

امامِ عشق ومحبت، محبِ سادات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو سادات کچھوچھہ مقدسہ سے بھی کافی انسیت تھی اور یہ انسیت وعقیدت ہی کا اظہار ہے کہ آپ نے اپنے خلف اکبر

Marfat.com

حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کو اس سلسلہ میں داخل فرمایا اور حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے خلافت دلائی۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف کے مولانا سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کو خاص طور پر بریلی شریف بلوا کر اپنی روحانی ونورانی محافل کی رونق میں اضافہ فرماتے اور جب مولانا موصوف تقریر فرماتے اور جتنی دیر تقریر فرماتے، اتنی دیر اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو کر تقریر سماعت فرماتے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے کہ ان کی تقریر کے دوران مجھے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کھل کر حاضری نصیب ہوتی ہے۔ مزید فرماتے کہ حضرت مولانا سید احمد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ صحیح النسب آل رسول اور فنافی الرسول ہیں لہٰذا اپنے نانا کی تعریف جس قدر ان کے منہ سے اچھی لگتی ہے اور صحیح تعریف ہوتی ہے وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتی۔ ۱۸

ایک روز حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف قبلہ کچھوچھوی تشریف لائے ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت انہوں نے عرض کیا کہ مولوی سید محمد قبلہ اشرفی (حضور محدثِ اعظم ہند) اپنے بھانجے کو میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں حاضر کردوں۔ حضور جو مناسب خیال فرمائیں ان سے کام لیں۔ ارشاد ہوا! ضرور تشریف لائیں، یہاں فتوے لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں۔ الخ۔ پھر فرمایا۔

سید محمد اشرفی قبلہ تو میرے شاہزادے ہیں، میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہی کے جدامجد یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدقہ وعطیہ ہے۔ ۱۹

حضرت مولانا ابو محمود محمد (بنارس) قدس سرہ نقل فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت بھی آپ کو سید ہونے کی وجہ سے بہت محترم جانتے اور بڑے ادب سے پیش آتے، یہاں تک کہ ہاتھ چومتے۔ ۲۰

ماہ شوال ۱۳۷۹ھ کو ناگپور میں ہونے والے ایک جلسہ جشن یوم ولادتِ اعلیٰ حضرت فاضل

Marfat.com

بریلوی علیہ الرحمہ نے خطبہ صدارت میں حضور محدثِ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

میں کارِ افتاء کے لیے جب بریلی حاضر ہوا اور جمعہ کا دن آیا تو میں مسجد میں سب سے پہلی صف میں تھا۔ نماز ہوگئی تو مجھے دریافت فرمایا کہ کہاں ہیں؟ میں بریلی کے لیے بالکل نیا شخص تھا۔ لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت خود کھڑے ہوگئے اور بابِ مسجد پر مجھ کو دیکھ لیا تو مصلیٰ سے اٹھ کر صف آخر میں آکر مجھ کو مصافحہ سے نوازا، اس سے زیادہ کا ارادہ فرمایا تو میں تھرا کر گر پڑا۔ ۲۱

امام احمد رضا اور طریقۂ اصلاح سادات:۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔امام احمد رضا اپنے مرکزِ عقیدت مارہرہ مطہرہ میں حاضر ہیں۔ وہاں اپنے ایک معزز شاہزادے کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی ملاحظہ فرمائی۔ امر بالمعرف ونہی عن المنکر کا جذبہ جاگ اٹھا مگر ساتھ ہی ساتھ ادب کا خیال بھی دامن گیر رہا۔ چنانچہ مؤدبانہ عرض کیا: حضور آپ سخی بن سخی، کریم بن کریم ہیں۔ بھکاریوں اور سائلوں کو مایوس نہ کرنا آپ کا موروثی کردار ہے۔ حضور کی انگوٹھی مجھے پسند آ گئی ہے، سرکار آپ اسے مجھے عطا فرمادیں۔ شاہزادۂ ذیشان نے مسکراتے ہوئے وہ انگوٹھی اعلیٰ حضرت کو پیش کردی۔ اسی دن اس امامِ وقت نے شرعی تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کرائی اور پھر اس شاہزادۂ والا تبار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ حضور! جہاں آپ کے گھرانے کی کرم نوازیوں کا ایک رخ یہ ہے کہ آپ سائلوں کو محروم نہیں فرماتے وہیں نوازشات کا یہ رخ بھی بے حد تابناک ہے کہ اپنے عقیدت مندوں کے تحائف وہدایا کو قبول فرما کر انہیں سرخرو وسرفراز بھی فرماتے ہیں اور ان کی دل جوئی اور دل دہی کا پورا خیال فرماتے ہیں۔ تو یہ آپ کا ادنیٰ غلام بھی دو حقیر تحفے لے کر حاضر ہوا ہے، یہ کہتے ہوئے پہلے چاندی کی انگوٹھی آگے بڑھائی اور عرض کیا کہ اسے حضور پہن لیں اور پھر وہی سونے والی انگوٹھی پیش کی اور کہا کہ حضور اسے میری طرف سے مخدومہ صاحبہ کی خدمت میں پیش فرمادیں۔ اس دن سے آخری

Marfat.com

حیات کے لمحے تک اس شہزادے کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھی نہیں گئی۔ امام احمد رضا کا فریضہ اصلاح بھی ادا ہو گیا اور ادب وتہذیب کی پیشانی پر شکن بھی نہ پڑی۔ ۲۲

کتاب "فیضان سنت" میں اس طرح تحریر ہے۔

"بعد میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس انگوٹھی کے وزن سے کچھ زیادہ وزن کے سونے کا زیور بنوا کر ان سید صاحب کی زوجہ محترمہ کے لیے بھجوا دیا اور ساتھ ہی تحریری طور پر شریعت کا حکم بھی پہنچا دیا کہ سونے کی انگوٹھی مرد کے لیے حرام ہے اور سونے کے زیورات کی صرف عورت حقدار ہے۔ ۲۳

انہی شہزادے کے سیٹنگ روم میں ایک بار اعلیٰ حضرت کا داخلہ ہوا۔ آپ کے ساتھ آپ کے پوتے حضور مفسرِ اعظم ہند بھی تھے۔ اس وقت حضور مفسرِ اعظم ہند کے بچپنے کا عالم تھا۔ اعلیٰ حضرت نے دیکھا کہ کمرے کے ہر چہار طرف دیواروں پر جانداروں کی تصویریں آویزاں ہیں۔ حضور مفسر اعظم دیواروں کو بغور دیکھنے لگے۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے شاہزادے سے عرض کیا کہ حضور یہ بچہ ان تصویروں کو بغور دیکھ رہا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ تصویریں اس کو پسند آ گئی ہوں۔ اگر حضرت اجازت دیں تو میں اتارلوں۔ فرمایا: مولانا آپ بخوشی اتارلیں۔ اعلیٰ حضرت نے ان تصویروں کو فوراً اتارلیا اور باہر لے جا کر ضائع کرا دیا اور پھر بہترین آستانوں، قرآنی آیات، ارشاداتِ رسول اور مناظر قدرت کے کتبے تیار کرا کے اس شہزادے کی عدم موجودگی میں ان کے کمرے میں لگوا دیئے۔ جس وقت وہ اپنے کمرے میں آئے اور یہ منظر دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا کہ یہ ہمارے مولانا کی اصلاح ہے کہ کبھی بھی انکے کمرے میں جاندار کی تصور کا گزر نہیں ہوا۔ ۲۴

دیکھئے یہاں بھی وہی انداز ہے کہ اصلاح بھی ہو گئی اور سنت رسول کا پاس ولحاظ بھی باقی رہا۔

آیئے! امام عشق ومحبت کا سید صاحب کی اصلاح کا ایک اور نرالہ انداز ملاحظہ فرمائیں۔

ایک بار ایک بہت بڑا افسر جو داڑھی منڈا اور انگریزی لباس میں ملبوس تھا، آپ رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ آپ کے شہزادے حضرت حسنین رضا خان علیہ الرحمہ نے اس کا تعارف کرانا شروع کیا کہ یہ کوتوال صاحب ہیں، ان کا یہ نام ہے۔ اعلیٰ حضرت اپنے تحریری کام میں مشغول تھے، خاص توجہ نہ فرمارہے تھے۔ پھر حسنین میاں نے کہا کہ یہ سید صاحب بھی ہیں۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جب لفظ ''سید صاحب'' سنا تو چونک پڑے اور فوراً متوجہ ہو گئے اور پھر نہایت ہی ادب کے ساتھ اس طرح گفتگو شروع فرمائی۔

سرکار! آپ کے محکمہ پولیس میں آپ سے اوپر بھی ضرور کچھ افسران ہوں گے ہی۔ تو یہ ارشاد فرمایئے کہ ان افسران کی طرف سے جب کوئی ڈاکیہ (پوسٹ مین) آپ کو ان کا کوئی پیغام پہنچاتا ہے تو آپ اسے قبول فرماتے ہیں یا نہیں؟ اس نے عرض کیا: عالیجاہ! کیوں نہیں، بڑے افسر جو ہوئے، ان کی حکم عدولی ہم کر ہی نہیں سکتے۔ امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے پھر نہایت ہی عاجزی اور نرمی کے ساتھ اور نہایت دلنشیں پیرائے میں ارشاد فرمایا۔

سرکار! آپ کے نانا جان رحمت العالمین صلی الہ علیہ وسلم کہ جو تمام نبیوں کے بھی افسر ہیں ان کے دربار گہربار کے ایک انتہائی ادنیٰ ڈاکیہ کی حیثیت سے میں تمام کائنات کے افسر اور اللہ عزوجل کی تمام مخلوق کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آپ کی خدمت میں پہنچانے کی جسارت کر رہا ہوں۔ حضور والا آپ کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام یہ ہے کہ ''مونچھیں پست کرو، داڑھی بڑھاؤ اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔''

پولیس افسر کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے اور مبلغ اعظم امامِ معظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اسی طرح لباس وغیرہ کی سنتیں بھی بیان فرماتے رہے۔

اس واقعہ کے چند ماہ بعد وہ پولیس افسر پھر جب امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا اور اب ماشاء اللہ اس کا چہرہ پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی پیاری پیاری سنت سے جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ ۲۵

اس واقعہ کو نقل فرمانے کے بعد امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی

Marfat.com

فرماتے ہیں پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کا کتنا پیارا اور مؤثر انداز ہمارے پیارے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا اللہ! اللہ! (عزوجل) آپ ساداتِ کرام کی کس قدر تعظیم فرماتے تھے۔ سچ ہے، جس سے بھی محبت ہوتی ہے اس سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت ہو جاتی ہے۔ چونکہ ساداتِ کرام، سرکار مدینہ سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں لہٰذا ہمیں ان کا احترام کرنا ہی چاہیے۔ ان شہزادوں میں سے کسی سے بالفرض اگر کوئی خطاء بھی سرزد ہو جائے تو اس بنا پر ہرگز ہرگز کسی سیدزادے سے کراہیت نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اس فعل مکروہ کو ضرور دل میں برا جانیں اور احسن طریقے سے اس کی اصلاح کی کوشش بھی کریں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ساداتِ کرام کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اگر قاضی کسی جرم کی پاداش میں کسی سیدزادے پر حدِ شرعی جاری کرے (یعنی سزا دے) بھی تو اس وقت یہ نیت کرے کہ "شہزادے کے پاؤں میں کیچڑ لگ گیا ہے، میں اسے دھو رہا ہوں۔" ۲۶

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محبّ سادات علیہ الرحمہ کا ایک اور سید صاحب کی اصلاح کا ایمان افروز واقعہ آپ ہی کے ملفوظات شریفہ سے ملاحظہ ہو۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ایک صاحب ساداتِ کرام سے اکثر میرے پاس تشریف لاتے اور غربت و افلاس کے شاکی رہتے (یعنی اپنی غربت و افلاس کا رونا روتے رہتے) ایک مرتبہ بہت پریشان آئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو کیا وہ بیٹے کو حلال ہو سکتی ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا: حضرت امیر المومنین سیدنا مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جن کی آپ اولاد میں ہیں، تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارکہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: "اے دنیا کسی اور کو دھوکہ دے، میں نے تجھے وہ طلاق دی جس میں کبھی رجعت نہیں۔" پھر ساداتِ کرام کا افلاس کیا تعجب کی بات ہے! سید صاحب نے فرمایا:۔ واللہ (عزوجل) میری تسکین ہو گئی۔ اس روز سے کبھی شاکی نہیں ہوئے" ۲۷

سبحان اللہ! کیا عمدہ طریقہ ہے سمجھانے کا۔ اعلیٰ حضرت پر ہزار ہا رحمتیں نازل ہوں، کتنے

Marfat.com

پیارے انداز سے سید صاحب کی پریشانی دور فرما دی۔

احترام سادات فرمودات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں

امام عشق ومحبت نے اپنے قول وعمل سے اس بات کا ثبوت پیش کیا ہے کہ سادات کرام لائق صد احترام وواجب التعظیم ہیں حتیٰ کہ ''احترام سید'' کے سلسلے میں یہاں تک آپ علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ ''سید سے جب تک کفر وارتداد اصادر نہ ہو اسکی تعظیم کی جائے۔'' ۲۸

نیز ایک اور جگہ امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یوں ارشاد فرمایا:

''سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے۔'' ۲۹

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ میں ابوالشیخ ابن حیان بیہقی شریف کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ یوں نقل فرمائی ہے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص میری اولاد وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں۔ یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔'' ۳۰

ایک اور جگہ محبّ سادات امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

''سید سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے، نفس اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کہ حد کفر تک نہ پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی۔ ہاں اگر اس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچے جیسے رافضی، وہابی، قادیانی، نیچری وغیرہم تو اب اس کی تعظیم حرام ہے کہ جو وجہ تعظیم تھی یعنی سیادت، وہی نہ رہی۔ شریعت نیت قوی کو فضیلت دی ہے مگر یہ فضل ذاتی ہے۔ فضل نسب منتہائی نسب کی افضلیت پر ہے، سادات کرام کی انتہائی نسب حضور سید عالم ﷺ پر ہے۔ اس افضل انتساب کی تعظیم ہر متقی پر فرض ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ ۳۱

Marfat.com

حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرفی کچھوچھوی فرماتے ہیں۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس ایک سید صاحب آیا کرتے تھے۔ مولانائے محترم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے انہیں اپنی مسند پر بٹھاتے اور جب وہ جانا چاہتے تب بھی پورے اعزاز واکرام کے ساتھ دروازے تک پہنچاتے۔ حضرت حجۃ الاسلام نے اپنے زیرتربیت رہنے والے مفتی سے کہا کہ لکھ دو کہ "اگر وہ سید ہے تو اس کی تعظیم واجب ہے۔ تعظیم نسبت کی، کی جاتی ہے اور نسبت کبھی فاسق نہیں ہوتی۔ ۳۲

حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف کچھوچھوی آگے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"کس قدر عشق برس رہا ہے اس جواب سے۔ فقہی کتابیں اس جواب سے خالی ہیں، اسی لیے میں اس کو الہامی جواب سمجھتا ہوں۔ ۳۳

اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا کو سادات میں کیوں نہیں پیدا فرمایا؟

مخدوم الاولیا، حضور سید العلماء یادگارِ مشائخ مارہرہ مطہرہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید آل مصطفیٰ صاحب مارہروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"میں نے اس بات پر بہت ہی غور کیا کہ حضور اعلیٰ حضرت مجددِ اعظم دین وملت قدس سرہ العزیز ہر فضیلت وکرامت کے حامل تھے اور ان کی ذاتِ بابرکات، مظہر ذات وصفاتِ سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پٹھان قوم میں کیوں پیدا فرمایا؟ سادات میں کیوں نہیں پیدا فرمایا/ تو سمجھ میں یہ آیا کہ اگر وہ سید ہوتے اور سید ہو کر سیدوں کا ادب واحترام اس شان وبان سے فرماتے اور ان کی تعظیم وتوقیر کا خطبہ اس طرح پڑھتے (جس کا ثبوت انہوں نے اپنے قول وعمل سے دیا ہے) تو منافقین یہ کہہ سکتے تھے کہ میاں اپنے منہ اپنی تعریف کر رہے ہیں اور اپنی تعظیم وتوقیر کروانے کی غرض سے یہ طریقے اپنا رہے ہیں لہٰذا رب تعالیٰ جل وعلاء کی یہ حکمت ظاہر ہوئی کہ سادات میں ان کو پیدا نہ فرما کر اعدائے دین کا روزِ قیامت تک کیلئے منہ بند فرما

Marfat.com

دیا۔ اعلیٰ حضرت نے جس شان و بان سے سیدوں کا ادب واحترام فرمایا اور سادات کرام کی تعظیم و توقیر کر کے امت کو دکھایا تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ۳۴

افکار رضا اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۳ء

محمد احمد رضا بن محمد نعیم برکاتی (ہبلی کرناٹک)

ماخذ و مراجع

۱ الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم از: علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲ ماہنامہ حجاز جدید، دہلی ''مفتی اعظم نمبر'' شمارہ ستمبر اکتوبر ۱۹۹۰ء صفحہ نمبر ۵۸۔

۳ حیات اعلیٰ حضرت (مظہر المناقب) جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۱۔

۴ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ نمبر ۱۲۳، فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ نمبر ۲۲۔

۵ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ نمبر ۳۹۴۔ اراۃ الادب لفاضل النسب صفحہ نمبر ۴۶۔

۶ اراۃ الادب لفاضل النسب ۲۷-۴۵-۴۷۔

۷ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ نمبر ۱۳۱۔

۸ الامن و العلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء صفحہ نمبر ۶۹۔

۹ حیات اعلیٰ حضرت (مظہر المناقب) جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۸ مطبوعہ لاہور۔
فیضان سنت صفحہ نمبر ۳۵۱ تا ۳۵۴۔ اراۃ الادب لفاضل النسب صفحہ نمبر ۳۷۔
العلم الظاہر فی نفع نسب الطاہر صفحہ نمبر ۵۔ الملفوظ حصہ اول صفحہ ۷۱۔۷۲۔

۱۰ اراۃ الادب لفاضل النسب صفحہ نمبر ۳۷-۳۸

۱۱ اراۃ الادب لفاضل النسب صفہ نمبر ۲۰-۳۸۔ حیات اعلیٰ حضرت (مظہر المناقب) جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۱ تا ۲۰۸۔ معارف رضا، کراچی شمارہ ۱۹۸۴ء صفحہ نمبر ۳۰۳۔ امام احمد رضا اور احترام سادات از۔ محمد نعیم برکاتی۔

۱۲ حدائق بخشش حصہ دوم۔

Marfat.com

۱۳۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت (مظہر المناقب) حصہ اول صفحہ نمبر ۲۰۲-۲۰۳۔

۱۴۔ ایضاً صفحہ نمبر ۲۰۴۔

۱۵۔ ایضاً صفحہ نمبر ۲۰۱۔

۱۶۔ جہانِ رضا از: محمد مرید احمد چشتی صفحہ نمبر ۱۵۱ مطبوعہ لاہور۔

۱۷۔ ''خانوادۂ برکاتیہ کا روحانی فرزند'' مقالہ از: سید محمد امین برکاتی۔

۱۸۔ ''امام احمد رضا محدث بریلوی اور سید محمد محدث کچھوچھوی'' مقالہ از: مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری مشمولہ ماہنامہ آستانہ، کراچی ''محدث اعظم نمبر ۲''۔

۱۹۔ الملفوظ حصہ اول صفحہ نمبر ۸۴ تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۳۲۲۔ ماہنامہ الرضا، بریلی جلد نمبر ا شمارہ نمبر ۲۰، ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ۔

۲۰۔ تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۲۳ ہفت روزہ دبدۂ سکندر، رامپور شمارہ: ۱۰ مئی ۱۹۴۹ء۔

۲۱۔ مقام مجدد اعظم از محدثِ اعظم ہند و برہانِ ملت صفحہ نمبر ۲۲۔ خطباتِ علمائے اہل سنت حصہ اول۔

۲۲۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت (مظہر المناقب) جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۸ مطبوعہ لاہور۔

۲۳۔ فیضانِ سنت صفحہ ۳۵۱۔

۲۴۔ امام احمد رضا اور احترام سادات از: محمد نعیم برکاتی صفحہ نمبر ۱۲۵۔

۲۵۔ فیضانِ سنت صفحہ نمبر ۳۵۳۔

۲۶۔ الملفوظ۔ فیضانِ سنت صفحہ ۳۵۴۔

۲۷۔ الملفوظ حصہ اول صفحہ نمبر ۱۷۔ فیضانِ سنت صفحہ نمبر ۳۵۲۔

۲۸۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ نمبر ۱۶۶-۱۷۳۔

۲۹۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ نمبر ۱۳۱۔

Marfat.com

۳۰۔ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ نمبر ۱۲۳۔ فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۲۲۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ نمبر ۱۳۱۔ ۱۶۶۔

۳۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ نمبر ۱۷۳۔

۳۲۔ ماہنامہ حجاز جدید، دہلی "مفتی اعظم نمبر" شمارہ ستمبر اکتوبر ۱۹۹۰ء صفحہ نمبر ۵۹۔

۳۳۔ ایضاً صفحہ نمبر ۶۰۔

۳۴۔ تجلیاتِ امام احمد رضا۔ از: مولانا امانت رسول قادری صفحہ نمبر ۸۱۔

Marfat.com

"مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" فاضل بریلوی

از: ادیب شہیر سید محمد فاروق القادری، پاکستان

نہ سنتے جو تم غریبوں کی زبانی
بہت دلچسپ تھی میری کہانی

قارئین یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ برصغیر کے مسلمان عوام کی اکثریت شروع سے مشائخ وصوفیاء کی عقیدت مند اور مسلک صوفیاء صافیہ پر قائم ودائم ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز تک سوادِ اعظم کا یہ دھارا فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بلا اختلاف اپنی اصلی اور حقیقی لائن پر چلتا اور بہتا رہا۔ سوء اتفاق سے اسی خاندان کے ایک فرد نے اپنے بزرگوں کے بعد بالکل ایک نئی اور انوکھی تعبیر کو اپنی دعوت کا عنوان بنایا اور شدت سے اس پر اصرار کیا تو جس طرح ہر تحریک کو لوگ مل جاتے ہیں اس فکر کو بھی ہم خیال لوگ میسر آنے لگے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ یہ فکر اور انداز کچھ عرصہ قبل نجد وحجاز سے انتہائی شدت اور جارحیت کے ساتھ اپنا آغاز کر چکا تھا۔ اس دعوت اور فکر کا سارا مسالہ اسلام کے پیغام رحمت ورافت اور ادب ونیاز کے برعکس درشتی، گستاخی، بے احتیاطی اور بات بات پر مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دے کر ان کے جان ومال کو مباح قرار دینے پر مبنی تھا۔ برصغیر میں اس کی ابتدا بھی دراصل اسی کی صدائے بازگشت تھی۔

اسے حسن اتفاق کہنا اور سمجھنا چاہیے کہ قدرت نے اپنی فیاضی سے فاضل بریلوی ایسی قدآور علمی روحانی شخصیت کو پیدا کر دیا جو اس اعتدالی، انحرافی فکر کیخلاف سینہ سپر ہو کر میدان عمل میں آگئے اور اس نے بظاہر خوشنما مگر بہ باطن تباہ کن یلغار کے سامنے سد سکندری باندھ دیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی اپنے علمی قد وقامت، صدری قوت، جوش ایمانی اور عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے سرشاری میں صدیوں پر بھاری شخصیت تھے وہ بلاشبہ عربی کے اس شعر کا مصداق ہیں۔

Marfat.com

لہ ھمیم لا منتھی لکبارھا
وھمتہ الصغریٰ اجل من الدھر

حاش وکلا۔ کیا فاضل بریلوی نے کسی نئے فکر یا تحریک یا پارٹی کی بنیاد رکھی؟ کسی نئی پارٹی یا جماعت کو بے سرو سامانی کے باوجود اس قدر ہمہ گیر مقبولیت ممکن ہے؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ برصغیر میں تقویۃ الایمان کی گستاخ رسالت عبارات اور صراطِ مستقیم اور براہین قاطعہ وغیرہ کی جگر پاش عبارات سے مسلمانوں کے دل چھلنی ہو رہے تھے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اثر ابن عباس کے مسئلہ پر ایک چھوٹا سا ٹولہ جمہور مسلمانوں سے الگ ہو گیا تھا، اس سے کوئی انکار کر سکتا ہے کہ ۱۲۴۶ھ شاہی مسجد دہلی کے تاریخی مباحثے میں بدایوں، خیر آباد اور دہلی کے سارے علماء ایک طرف اور چند مولوی صاحبان دوسری طرف تھے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی نے امتناع النظیر اور ابطال الطغویٰ ایسی کتابیں یہیں لکھی تھیں!

اصل حقیقت یہ ہے کہ سوادِ اعظم کو جونہی اپنے عقائد و معمولات کی تائید و حمایت اور اسے نئے، پرانے اور اجنبی نظریات سے بچانے کے لیے ایک انتہائی پرجوش، ہر قسم کی صلاحیت سے بہرہ ور اور حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل وکیل میسر آیا تو پورے برصغیر کے مسلمانوں نے اسے سر پر بٹھایا، آنکھوں میں جگہ دی۔ کوئی شک نہیں کہ فاضل بریلوی عملی، علمی اور روحانی حوالہ سے کسی طرح بھی نامور اسلاف سے کم نہ تھے۔ مگر اس موڑ پر یہ اعزاز اور انفرادانہیں اور صرف انہیں عطا ہوا کہ برصغیر کے عوام و خواص اور تمام علمی و روحانی خانوادوں کے نزدیک وہ اہل سنت کا نشان، علم اور علامت قرار دیے گئے۔

مخالفین کا پینترا بدلنا:

برصغیر کا پورا مسلم معاشرہ اپنے پاؤں پر کھڑا رہا۔ انہیں یہ درآمد [illegible] ریات باہم ہی نہ سکے تو مخالفین نے انتہائی ہوشیاری اور منصوبہ بندی سے اپنا پینترا بدلا۔ اب صوفیاء و مشائخ کے معمولات و معتقدات پر شدید الزامات لگانے والے خود مشائخ بن بیٹھے اور انہوں نے کشف و کرامات، درود

Marfat.com

ووظائف، من گھڑت حکایات اور غلط بخشی کے طور پر القاب وخطابات میں اہل سنت (ان کے بقول بریلویوں) کو کوسوں پیچھے چھوڑ دیا۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو سب کے مرشد ہیں صرف شیخ العرب والعجم ہیں جبکہ قطب عالم، قطب ارشاد، حکیم الامت، امام الہدیٰ، قاسم العلوم والخیرات، زندہ ولی وغیرہ ایسے سینکڑوں القاب ان لوگوں کو دیئے گئے جو دورِ حاضر کے لوگ تھے اور جو اپنے معتقدین کو عمر بھر یہی درس دیتے رہے کہ غوث اعظم، داتا صاحب، گنج شکر، غریب نواز ایسے القاب نعوذ باللہ غیر اسلامی ہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے بعد اپنے شیخ، اپنے مرشد، اپنے غوث، اپنے قطب بنا کر ان کی تعریف وتوصیف اور مبالغہ آمیزی کرامات وحکایات پر مبنی سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو اتنی اہمیت کیوں نہ دی گئی؟ آخر "فیصلہ ہفت مسئلہ" ایسا بڑا جرم بھی تو ان سے صادر ہوا تھا؟ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا کیا جرم تھا کہ سید سلیمان ندوی نے یہاں تک فرما دیا کہ شاہ صاحب کا مطالعہ احتیاط سے کرنا چاہیے کہیں کہیں وہ کفر کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ یہی جرم تھا نا کہ انہوں نے انفاس العارفین، فیوض الحرمین، الدر الثمین وغیرہ لکھ کر وہی جرم کیا تھا جس کی تجدید بعد میں فاضل بریلوی نے کی۔ یوں مخالفین نے اپنی مقصد برآری کے لیے انتہائی باریک بینی اور ژرف نگاہی کے بعد اپنا پینترا بدلا۔ اگرچہ انہیں دوہرے معیار سے کام لینا پڑا۔

انتہائی کرب اور صدمے کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر مخالفین نے دوہرا معیار اپنایا تو خود اہل سنت کے علماء ومشائخ نے تہرا معیار اختیار کر لیا۔ ان کرم فرماؤں نے فاضل بریلوی کے ساتھ جو کچھ کیا اس پر ان کی روح آج بھی فریاد کر رہی ہے کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

یہ سوچنے کی کسی نے زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ اگر آج تک فاضل بریلوی پر ضعیف

Marfat.com

الاعتقادی، بدعات اور نعوذ باللہ غلط عقائد کے کوسنے دیئے جا رہے ہیں تو اس کا باعث خود فاضل بریلوی نہیں بلکہ یہی ہمارے بعض علماء اور جاہل پیروں کا وہ گروہ ہے جو شریعت وسنت کی بالا دستی، علم وفضل اور تفکر و تدبر کے میدان میں تو فاضل بریلوی کا حوالہ دیتا ہے مگر جہاں اپنی پیری مریدی بڑھانے، اپنے اپنے حلقہ فکر کو نمایاں کرنے اور صوفیاء کے طریق عزلت و گمنامی کو چھوڑ کر اپنے اپنے اظہار کا مسئلہ آتا ہے تو وہاں چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی فاضل بریلوی کو پر کاہ کی وقعت نہیں دیتا۔

اگر علمائے دیوبند کی متنازعہ گستاخانہ عبارات آسمان سے اترا ہوا صحیفہ نہیں ہیں کہ ان میں تبدیلی نہیں ہوسکتی تو ہماری خانقاہوں پر جو خرافات اعتقادی اور عملی طور پر رواج پا گئے ہیں وہ بھی طریقت کا حصہ نہیں ہیں۔ کیا یہ ناچ، بھنگڑے، جھومر، تھیٹر، بے قاعدہ قوالی اور راگ کی مجلسیں، قد آدم کے برابر اونچی قبریں، قبروں پر کروڑوں روپے کا ضیاع، قبروں کے سجدے، طواف، مخلوق خدا کو اللہ کے بجائے اپنے سامنے جھکانے کا کارِ بے خیر آخر کس قاعدے قانون کا نتیجہ ہے؟

مجھے علم ہے کہ میری اس تحریر سے بعض جبینوں پر شکن پڑیں گی مگر میں ببانگ دہل کہنا چاہتا ہوں کہ سنیت کا ٹھیکے دار کوئی نہ بنے۔ راقم السطور بحمد اللہ خاندانی اعتبار سے اہل سنت کے عظیم خانوادے سے تعلق رکھتا ہے۔ میرے جد امجد کے فاضل بریلوی کے ساتھ ذاتی تعلقات رہے ہیں۔ میں نے سنیت اور مسلک حقہ کی تائید ونصرت میں ہزاروں صفحات لکھے ہیں۔ ملک کا اہل علم طبقہ اچھی طرح جانتا ہے۔

میں یہاں پر یہ بات نہیں چھپانا چاہتا کہ دنیائے سنیت میں شتر مرغ پالیسی نہیں چلی گی۔ عمائدین اہل سنت اور اس آخرین دور میں فاضل بریلوی ایسا بلند مرتبہ فقیہ، شریعت وسنت کا پیکر، علم وفضل کا مالک اور عاشق رسول ﷺ سامنے لے آئیں ورنہ افرایت من اتخذ الھہ ھوی کے مطابق چھوٹی چھوٹی ٹولیاں اور جتھے بنا کر اور اپنی خواہشات اور پسند کو سنیت کا لبادہ دے کر اس عظیم شخصیت کو بدنام کرنے کی روش ترک کر دیں۔

Marfat.com

خدا کے لیے کوئی ہمیں بتائے کہ اہل سنت کے اس صدی کے کتنے مجدد ہیں، کتنے امام ہیں، کتنے مقتدا ہیں؟ جس کی جو مرضی اور خواہش ہوتی ہے اسی کے مطابق اپنی زنبیل سے وہ اپنے ممدوح کو القاب دے دیتا ہے کل حزب بما لدیهم فرحون، کا منظر ہے۔

گزشتہ سال راقم السطور ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس گیا جو صاحب علم اور انتہائی لائق شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے سامنے ایک درخواست رکھی تھی جو انہوں نے میری طرف بڑھا دی۔ اس میں ایک معروف خانقاہ کے سجادہ نشین کی طرف سے گزارش کی گئی تھی کہ عرس کے موقع پر تھیٹر اور سرکس کی اجازت دی جائے اور لطف یہ کہ یہ درخواست لے کر سجادہ نشین صاحب خود ڈپٹی کمشنر کے پاس آئے تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟''

ہر واعظ، مولوی اور عالم پیری مریدی کے چکر میں پڑا ہوا ہے۔ جو بھی فوت ہوتا ہے اس کے روضے، آستانے، عرس شروع ہو جاتے ہیں۔ مریدین و معتقدین کو یہ زہر انڈیلا جاتا ہے کہ بس جو کچھ ہیں ہمارے حضرت ہیں؟ ان کیخلاف جو سوچتا ہے، عمل کرتا ہے یا بات کرتا ہے وہ بے دین اور گمراہ ہے۔ یہاں ایسے ایسے لوگ بھی بڑے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں اور کئی نام نہاد علماء کو ہم نے ان کے پاؤں پر سر رگڑتے دیکھا ہے جنہوں نے زندگی میں ایک نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی، کبھی جمعہ نہیں پڑھا، عیدین کی نماز میں شامل نہیں ہوئے، فرض ہونے کے باوجود حج کی سعادت سے محروم ہیں۔ آخر یہ کیسی طریقت ہے، یہ تصوف و روحانی کی کون سی قسم ہے؟ اگر ہم غلطی پر ہیں تو کوئی ہمیں سمجھائے۔

امام دارالہجرہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا وہ آب زر سے لکھنے کے لائق فرمودہ کہاں گیا جس میں آپ نے روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

کل یوخذ عنه و یرد علیه الا صاحب هذا القبر۔

سوائے اس صاحب مزار (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہر شخص کی بات قبول بھی کی جا

Marfat.com

سکتی ہے اور رد بھی۔

ہمیں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تصوف و طریقت اور خانقاہی رسوم و آداب سے متعلق اہل سنت کے ہاں بے شمار کوتاہیاں اور خامیاں ہیں، خوش عقیدگی شخصیت پرستی کو چھو رہی ہے۔ ہمارے ذکر و اذکار، وعظ و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کی جہد و کاوش اپنے اپنے حلقوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

یہ لے اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بعض حضرات نے چشتیت قادریت کی افضیت پر بحثیں شروع کر دی ہیں۔ قادری کا لفظ دیکھ کر کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ شاید راقم اسی خول میں گرفتار ہے۔ میرے نزدیک اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میرے نزدیک سلاسل تصوف حقیقت واحدہ تک پہنچنے کے راستے ہیں جو سب اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں مگر یہ کیا ہے کہ بات غوث اعظم کی تنقیص تک جا پہنچے؟ اگر شریعت و سنت کی اس مثالی علمبردار اور توحید کے سب سے بڑے مبلغ کو تصوف کی تاریخ سے الگ کر دیا جائے تو مخالفین تصوف کے سامنے پیش کرنے کو رہ کیا جاتا ہے؟ کیا یہ سلسلے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی تحریکیں تھیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آج سے کسی مولوی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ مسلم الثبوت مشائخ کے بارے میں ایسی گھٹیا زبان استعمال کرے اس کے باوجود گستاخ صرف دیوبندی ہی نہیں۔

خدا را اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

ایسے لوگو کو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ کہ

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

پس چہ باید کرد

کئی سال کے مطالعے اور طویل غور و فکر کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ [illegible]

اصول و فروع میں مسلک ہی وہ پر امن شاہراہ ہے [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ ہماری باقی رسمیں ریتیں علم وخرد اور فقہ وسنت کی ہلکی سی آنچ بھی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اگر اہل سنت کے کچھ افراد یا جماعتیں پیری مریدی، کشف وکرامات اور سیاسی بازیگری کے کھیل تماشے سے الگ ہو کر صرف اصلاح اخلاق واعمال اور مثبت دینی لٹریچر کا بیڑا اٹھا لیں تو شاید کچھ اصلاحِ احوال کی صورت نکل آئے۔ دوسری بات جو اس سے بھی زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ آخری حتمی اور یقینی فیصلہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لہذا غیر مشروط اطاعت صرف اللہ کی ہونی چاہیے۔

فاضل بریلوی کا نام لینے والوں پر ان کا حق اور فرض ہے کہ وہ خاص طور پر اتباع سنت کے بارے میں انہیں صدق دل سے اپنا رہنما بنا کر اپنی کوتاہیاں دور کریں۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتوے ویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

افکار رضا بمبئی اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۳ء

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد پر

الحاج محمد یعقوب صاحب، یعقوب برادرز

اور

حافظ انٹرنیشنل کی طرف سے

مجلّہ "صُوتُ الرّضا"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

کی

بارگاہ عالیہ میں بصورت ہدیۂ عقیدت

پیش کیا جارہا ہے

قارئین کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمت کو قبول فرماتے ہوئے ان کے نیک اعمال اور رزق حلال میں برکتیں عطا فرمائے۔ نیز مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ادارہ)

Marfat.com

اپیل

اہالیان شمالی لاہور سے اپیل
ہے کہ عقیدہ کی درستی اور
مسلک کی حفاظت کی
خاطر اپنے بچوں کو مدرسہ
"ضیاء الاسلام"
میں تعلیم دلوائیں نیز
تمام اہل سنت سے عموماً
اور رضا اکیڈمی کے
اراکین و علاقہ کے
اہل سنت سے خصوصاً
گزارش ہے کہ مدرسہ
"ضیاء الاسلام"
اور رضا ڈسپنسری کی مالی
معاونت فرمائیں

مدرسہ ضیاء الاسلام
و
رضا فری ڈسپنسری

مسجد رضا، محمدی سٹریٹ، محبوب روڈ، چوک رضا
چاہ میراں، لاہور۔ ۳۹

نوٹ

بیرونی حضرات قربانی کی کھالیں
فروخت کر کے رقم بذریعہ منی
آرڈر درج ذیل پتے پر روانہ فرمائیں

منیجر رضا اکیڈمی مسجد رضا محبوب روڈ
چاہ میراں لاہور

المشتہر

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

Marfat.com

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرہ ہے کلی جس میں حسن اور حسین پھول

پارہ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفہ میں رضا
ان سگان کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت عاشقِ رسول
شاہ احمد رضا محدث بریلوی

Marfat.com

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی

زہرہ ہے کلی جس میں حسن اور حسین پھول

پارہ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفہ میں رضا

ان سگان کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت عاشقِ رسول

شاہ احمد رضا محدث بریلوی

Marfat.com